الیکشن کمیشن آف پاکستان

پریس ریلیز

اسلام آباد، 25 ستمبر 2018ء

گزشتہ روز کچھ نجی ٹی وی چینلز پر یہ بات زیر بحث رہی کہ قومی اسمبلی میں صوبہ پنجاب کے لیے خواتین کی مخصوص نشستوں کی تعداد 32 ہے جبکہ الیکشن کمیشن نے صوبہ پنجاب کیلئے خواتین کی مخصوص نشستوں کا تعین کرتے ہوئے 32 کے بجائے 33 نشستیں مختص کی ہیں اور خیبر پختونخوا کیلئے خواتین کی مخصوص نشستوں کی تعداد 10 ہے جبکہ 9 نشستیں مختص کی گئیں۔ اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ ٹی وی چینلز پر گزشتہ روز نشر کردہ تبصرہ حقائق کے منافی ہے۔ پارلیمنٹ نے 24 ویں آئینی ترمیم کے تحت گزشتہ سال ہونیوالی مردم شماری کے عبوری نتائج کے مطابق قومی اسمبلی کے لئے جنرل اور مخصوص نشستوں کا ازسرنو تعین کیا اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

	جنرل نشستیں	خواتین کی نشستیں	کل نشستیں
بلوچستان	16	4	20
خیبر پختونخوا	39	9	48
پنجاب	141	33	174
سندھ	61	14	75
فاٹا	12	-	12
وفاقی دارالحکومت	3	-	3
ٹوٹل	272	60	332

ساتھ ہی ساتھ اس درج بالا ترمیم میں یہ بات بھی شامل کر دی گئی کہ عام انتخابات اور ان کے نتیجے میں ہونے والے ضمنی انتخابات کے لئے نشستوں کی تقسیم مردم شماری کے عبوری نتائج کے مطابق کی جائے گی۔ اس ترمیم کی بنیاد پر ملک بھر میں ازسرنو حلقہ بندیاں کی گئیں اور تمام تر مراحل مکمل ہونے کے بعد الیکشن کمیشن نے 5 مئی 2018 کو درج بالا چارٹ کے

مطابق حلقہ بندیوں کا حتمی نوٹیفکیشن جاری کردیا۔ سابقہ قومی اسمبلی نے اپنی مدت ختم ہونے سے محض چند روز پہلے آئین میں 25ویں ترمیم کی منظوری دی جس کا مقصد فاٹا کی خیبر پختونخوا میں انضمام کی راہ ہموار کرنا تھا۔ جس کی توثیق سینٹ سے بھی ہوئی۔اس ترمیم کے مطابق صوبہ خیبر پختونخوا کیلئے قومی اسمبلی میں عام نشستوں کی تعداد 39 سے بڑھ کر 45 ہو جائے گی جبکہ فاٹا کیلئے قومی اسمبلی کی 12 نشستیں ختم کردی جائیں گی۔اس تقسیم کی بنیاد پر خواتین کی مختص نشستوں میں بھی ردوبدل ہوگا جس کے مطابق قومی اسمبلی میں صوبہ پنجاب کے کوٹہ میں سے خواتین کی مخصوص نشستوں کی تعداد 33 سے کم ہوکر 32 رہ جائے گی اور صوبہ خیبر پختونخوا کیلئے خواتین کی نشستوں کی تعداد 9 سے بڑھ کر 10 ہوجائے گی۔پارلیمان نے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ 25ویں آئینی ترمیم کے تحت آرٹیکل 51 میں ہونیوالی ترمیم آئندہ عام انتخابات 2023 میں موثر ہونے کیلئے آرٹیکل (3A) شامل کیا کیونکہ اس وقت اس ترمیم کے تحت قومی اسمبلی کی 6 عام نشستیں کم کر دی گئیں جبکہ حلقہ بندیاں پہلے ہی مکمل ہوچکی تھیں اور عام انتخابات حلقہ بندیوں کے مطابق قومی اسمبلی کی 272 نشستوں پر ہی ہونے تھے۔فاٹا کیلئے قومی اسمبلی کی 12 نشستوں کی تحفظ دینے کیلئے یہ بات ترمیم میں شامل کردی گئی کہ فاٹا میں منتخب ہونیوالے 12 اراکین آنے والی قومی اسمبلی کے تحلیل ہونے تک منتخب ممبر ہی رہیں گے۔اس شق میں یہ بات واضح ہے کہ آئین کی 25ویں ترمیم کے تحت نشستوں کی تقسیم پر عملدرآمد بھی آئندہ عام انتخابات جو آئین کے مطابق 2023ء میں متوقع ہیں کے لئے ہی ہوگا۔واضح رہے کہ عام انتخابات کے مطابق صوبہ خیبر پختونخوا کے لئے مخصوص عام 39 نشستوں پر انتخاب عمل میں آیا ہے اسی طرح فاٹا کیلئے قومی اسمبلی کی 12 نشستوں پر انتخاب ہوا ہے اور اسی طرح پنجاب کے لئے مختص 33 اور خیبر پختونخوا کیلئے مختص 9 خواتین کی نشستیں مختص کی گئیں۔

لہذا ٹاک شوز میں کئے جانیوالے تبصرے حقائق کے منافی اور بدنیتی پر مبنی ہیں اور آئینی ادارے کی ساکھ متاثر کرنے کے مترادف ہیں۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان اس طرح کے تبصرے کی نہ صرف شدید مذمت کرتا ہے بلکہ تبصرہ نگاروں ڈاکٹر شاہد مسعود اور صابر شاکر کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا حق بھی محفوظ رکھتا ہے لہذا پیشہ وارانہ اخلاقیات کا تقاضا ہے کہ ایسی گفتگو سے قبل متعلقہ ادارہ سے کم ازکم رائے تولی جاتی تاکہ عوام کو حقائق سے آگاہی ہوسکے۔